

پندرہ رمضان نواسہ رسول حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت

<?xml encoding="UTF-8">

سن 3 ھ ق : امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت - امام حسن بن علی بن ابیطالب علیہ السلام شیعوں کے دوسرے امام ہیں۔ آپ پندرہ رمضان سن 3 ھ ق کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ (1)

آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے نواسے اور پہلے امام اور چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور سیدۃ النساء العالمین فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند ہیں۔

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے جو وحی اور فرشتوں کے نازل ہونے کی جگہ تھی۔ وہی گھرانہ کہ جس کی پاکی کے بارے میں قرآن نے گواہی دی ہے : **”إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا“**۔ یعنی: (بس اللہ کا ارادہ یہ ہے اے اہل بیت علیہم السلام کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے)۔ (2) اس طرح خدای سبحان نے قرآن کریم میں اس گھرانے کی بار بار تحسین اور تمجید کی ہے۔

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام ، امیر المؤمنین علی بن ابیطالب (ع) اور سیدۃ النساء العالمین فاطمہ زہرا (س) کے پہلے فرزند تھے۔ اس لئے آنحضرت کا تولد پیغمبر (ص) انکے اہل بیت اور اس گھرانے کے تمام چاہنے والوں کی خوشیوں کا باعث بنا۔

پیغمبر (ص) نے مولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں قامت کہی اور مولود کا نام ”حسن“ رکھا۔ (3) امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے القاب کئی ہیں ازجملہ : سبط اکبر، سبط اول، طیب، قائم، حجت، تقی، زکی، مجتبیٰ، وزیر، اثیر، امیر، امین، زاہد و بڑ مگر سب سے زیادہ مشہور لقب ”مجتبیٰ“ ہے اور شیعہ آنحضرت کو کریم اہل بیت کہتے ہیں۔

آنحضرت کی کنیت ، ابو محمد ہے۔ (4)

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو بہت چاہتے تھے اور بچپن سے ہی نانا رسول خدا (ص) اور والد امیر المؤمنین علی (ع) اور والدہ سیدۃ النساء العالمین فاطمہ زہرا (س) کے ملکوتی آگوش میں پروان چڑھے اور ایک انسان کامل اور امام عادل جہان کو عطا کیا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک حدیث کے ذریعے اپنی نور چشم حسن مجتبیٰ (ع) کی فضیلت یوں بیان فرمائی ہے۔ فرمایا: البتہ ، حسن میرا فرزند اور بیٹا ہے ، وہ میرا نور چشم ہے ، میرے دل کا سرور اور میرا ثمرہ ہے وہ بہشت کے جوانوں کا سردار ہے اور امت پر خدا کی حجت ہے۔ اس کا حکم میرا حکم ہے اسکی بات میری بات ہے جس نے اسکی پیروی کی اس نے میری پیروی کی ہے جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے۔ میں جب اسکی طرف دیکھتا ہوں تو میرے بعد اسے کیسے کمزور کریں گے ، اس یاد میں کھو جاتا ہوں؛ جبکہ یہ اسی حالت میں اپنی زمہ داری نبھا تا رہے گا جب تک کہ اسے ستم و دشمنی سے زہر دے کر شہید کیا جائے گا۔ اس وقت آسمان کے ملائک اس پر عزاداری کریں گے۔ اسی طرح زمین کی ہر چیز ازجملہ آسمان کے پرندے ، دریاؤں اور سمندروں کی مچھلیاں اس پر عزاداری کریں گے۔ (6)

مدارک اور مآخذ:

- 1- الارشاد (شیخ مفید)، ص 346؛ رمضان در تاریخ (لطف الله صافی گلپایگانی)، ص 107؛ منتهی الآمال (شیخ عباس قمی)، ج 1، ص 219؛ کشف الغمہ (علی بن عیسیٰ اربلی)، ج 2، ص 80؛ تاریخ الطبری، ج 2، ص 213؛ البدایہ و النہایہ (ابن کثیر)، ج 8، ص 37
- 2- آیہ تطہیر [سورہ احزاب (33)، آیہ 33]
- 3- بحارالانوار (علامہ مجلسی)، ج 43، ص 238؛ کشف الغمہ، ج 2، ص 82
- 4- منتهی الآمال، ج 1، ص 219؛ رمضان در تاریخ، ص 111؛ کشف الغمہ، ج 2، ص 86
- 5- منتهی الآمال، ج 1، ص 220؛ کشف الغمہ، ج 2، ص 87؛ البدایہ و النہایہ، ج 8، ص 37
- 6- بحارالانوار، ج 44، ص 148